فتح الملہم شرح صحیح مسلم۔ منہج واسلوب

ظل ہما*

Abstract

Fath al-Mulhim Sharah Sahi Muslim- Pattern And Style

The discipline of hadith Studies is one of the richest and exclusive discipline of knowledge as its branches extends to hundred. The religious scholars had written thousands monographs concerning Hadith interpretations and explanations. Many voluminous works appeared and exist and each of them is a commendable contribution to hadith explanations. One of significant works on hadith explanations is "Fath al-Mulhim" that is the result of scholastic efforts of many years by Allama Shabbir Ahmad Usmani. This explanation of Hadith Book Muslim was originated and finished till the "section of Marriage" but he could not extend to it to the last chapter due to his political engagements and later his demise closed the chapter. Molana Taqi Usmani completed the remaining work. Allama Shabbir Ahmad Usmani was an Islamic Scholar who supported the Pakistan Movement. He was a theologian, writer, orator, politician and expert in tafsir and hadith. "Fath al Mulhim" is regarded as the best on Sahi Muslim. The article reveals that there is methodological symmetry in elaboration and interpretation of each hadith. In Fath al Mulhim the author has presented his novel investigations regarding meanings of words of prophetic narrations according to need, juristic differences of ancient scholars and their arguments, correct name of narrators and foremost pitfalls in this connection, clarification of ambiguities in texts of different narrations, exclusive traditions narrated by Muslim and many other scholastic discussions. The article has been written in analytical and critical mode.

دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور تیسری صدی ہجری میں ائمہ ستہ کی مشہور زمانہ تالیفات وجود میں آگئیں۔ احادیث کی جمع وترتیب اور تہذیب کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور مختلف انداز سے محدثین احادیث کو ترتیب دینے کی خدمات سرانجام دیتے رہے لیکن اس میں جو تلقی بالقبول صحیحین کو حاصل ہوا اور ان کی صحت پر امت مسلمہ کا جو اجماع ہوا، یہ مقام عظیم کسی اور مجموعہ حدیث کو حاصل نہ ہو سکا۔ علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ صحیحین کی شروح میں سے ابن حجر عسقلانیؒ (۸۵۲ھ) کی فتح الباری بدرالدین عینیؒ (۸۵۵ھ) کی عمدۃ القاری علامہ ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی (۶۴۶ھ) کی صحیح مسلم بشرح النووی، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (۱۳۶۹ھ) کی فتح الملہم اور جسٹس تقی عثمانی کی تکملہ فتح الملہم کو اہم اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ فتح الملہم کو فقہ حنفی کی شروح مسلم میں سے پہلی شرح ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ شرح ہذا امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔ یہ صحیح مسلم کی عظیم الشان شرح ہے۔ برصغیر سمیت

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونی ورسٹی، جھنگ کیمپس

عالمِ اسلام کے اہلِ علم نے اس عظیم علمی کارنامے کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ (۱) علامہ شبیر احمد عثمانی نے چودھویں صدی ہجری کے وسط میں صحیح مسلم کی شرح فتح الملہم لکھنے کا آغاز کیا۔ آپ نے یہ شرح کتاب النکاح تک تحریر فرمائی تھی کہ مسلمانوں کے لیے پاکستان کی شکل میں ایک ایسے خطہ کے حصول کی کاوشیں شروع ہو گئیں، جہاں مسلمان انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نکل کر آزادی کی زندگی گزار سکیں۔ انگریزوں کی قوت اور ہندوؤں کی اکثریت سے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ خطہ کا حصول ایک خواب کی حیثیت رکھتا تھا۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اس خواب کی عملی تعبیر میں سرگرم ہوئے تو تصنیف و تالیف کا کام رک گیا اور کتاب النکاح سے آگے نہ بڑھ سکا۔ یہاں تک کہ ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۴۹ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے اور فتح الملہم کا یہ کام تشنۂ تکمیل رہ گیا۔ تقریباً پچاس سال کا عرصہ اسی طرح گذر گیا، یہاں تک کہ شرح ہذا کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کو منتخب فرمایا۔ انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع کے حکم پر ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ کو اس کام کا آغاز کیا اور تقریباً پونے انیس سال کی خاموش محنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ۲۶ صفر ۱۴۱۵ھ کو مولانا محمد تقی عثمانی کے ہاتھوں سے فتح الملہم کی تکمیل فرمادی۔ مضمون ہذا میں فتح الملہم کے منہج واسلوب پر روشنی ڈالی جائے گی۔

عمومی اسلوب

- فتح الملہم میں شرح احادیث کا انداز یہ ہے کہ عثمانی صاحب صفحہ کے بالائی حصہ پر احادیث کا متن درج کرتے ہیں اور حدِ فاصل قائم کرنے کے بعد قولہ کے تحت الفاظ احادیث واوین میں لکھ کر درمیانی حصہ پر شرح فرماتے ہیں اور حواشی میں احادیث کی تخریج اور آیاتِ مبارکہ کے حوالہ جات نقل کرتے ہیں۔ مولانا رفیع عثمانی کی نافع تعلیقات بھی حواشی میں موجود ہیں۔ ان تعلیقات کے آگے مولانا نے واوین میں ''رف'' لکھا ہے۔
- مولانا عثمانی کی شرح کا اسلوب سادہ اور آسان فہم ہے۔ مصنف نے مشکل و دقیق مسائل کو آسان عبارات، سہل الفاظ اور عام زندگی میں پیش آنے والی امثلہ سے واضح کیا ہے، نیز احادیث میں مذکور اللہ کی ذات و صفات اور دیگر خدائی افعال یا انسانی عقول سے بالاتر دقیق حقائق کی سادہ انداز میں توضیح کی ہے۔
- مضامین سے متعلق فہرست شرح ہذا کی ہر جلد کے آخر میں موجود ہے، جس میں اس جلد سے متعلق موضوعات بیان کئے گئے ہیں۔
- مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب نے صحیح مسلم کی ہر حدیث پر نمبر لگایا ہے تاکہ حوالہ دینے میں سہولت رہے۔
- فتح الملہم کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف موصوف نے بعض مقامات پر کتبِ احادیث کے آغاز میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس کتاب کے اصول و مبادی پر سیر حاصل بحث کی ہے مثلاً کتاب الایمان کے آغاز میں ایمان کا لغوی مفہوم بیان کرنے کے بعد درج ذیل مباحث زیرِ بحث لائے گئے ہیں:

۱۔ کیا اسلام ایمان ہے یا اس کے علاوہ ہے؟

۲۔ ایمان اور اسلام کا حکمِ شرعی
۳۔ عمل ایمان کا جزء ہے یا نہیں؟
۴۔ زبان سے اقرار ایمان کے لیے شرط ہے یا نہیں؟
۵۔ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق نہ کرنے والے شخص کا حکم
۶۔ کیا ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے؟
۷۔ آدمی کے اس استثنائی قول اِنا مؤمن انشاء اللہ کا حکم (۲)

- صاحبِ فتح الملہم نے بعض مقامات پر کتبِ احادیث کی تکمیل کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے۔ مثلاً کتاب الأیمان کے اختتام پر عثمانی صاحب یوں رقمطراز ہیں:

تم شرح کتاب الایمان بفضل اللہ حسن و توفیقہ وللہ الحمد والمنۃ۔ (۳)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حسن توفیق کے ساتھ کتاب الایمان کی شرح مکمل ہو گئی اور تمام حمد و ثناء اور احسان اللہ ہی کے لیے ہیں۔

- شبیر احمد عثمانی صاحب نے احادیثِ صحیح مسلم کی تخریج کا بھی اہتمام کیا ہے۔ اس ضمن میں کتبِ صحاح ستہ، مسند احمد اور سنن دارمی بالخصوص مصنف موصوف کے پیش نظر رہی ہیں۔ مثلاً :

کتاب الکسوف کی حدیثِ مبارکہ:

وحدثنی ھارون بن سعید الأیلی، قال:نا ابن وھب، قال: أخبرنی عمرو بن الحارث، أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبیه القاسم بن محمد بن أبی بکر الصدیق، عن عبد اللہ بن عمر أنه کان یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، أنه قال: ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت أحد ولا لحیاته، ولکنهما آیة من آیات اللہ، فاذا رأیتموها فصلوا۔(۴)

کی تخریج مولانا عثمانی نے یوں ذکر کی ہے:

أخرجه البخاری فی صحیحه، فی کتاب الکسوف، باب الصلاة فی کسوف الشمس، رقم(۱۰۴۲)، وفی کتاب بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر، رقم(۳۲۰۱)، والنسائی فی سننه، فی کتاب الکسوف، باب الأمر بالصلاة عند کسوف الشمس، رقم(۱۴۶۲) وأحمد فی مسنده(۲:۱۰۹ و ۱۱۸)۔ (۵)

اگر کسی حدیث کی تخریج پہلے گزر چکی ہو تو عثمانی صاحب دوبارہ اس حدیث کی تخریج ذکر نہیں کرتے، بلکہ یہ تصریح فرما دیتے ہیں کہ اس حدیث کی تخریج فلاں نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔ مثلاً :

کتاب الصلاة باب تقدیم الجماعة من یصلی بھم اذا تأخر الامام۔۔۔ کی حدیثِ مبارکہ:

حدثنی محمد بن رافع و حسن بن علی الحلوانی جمیعا عن عبد الرزاق، قال ابن رافع: نا عبد الرزاق، قال: أنا ابن جریج، قال: حدثنی ابن شهاب، عن حدیث عباد بن زیاد أن عروة بن المغیره بن شعبة أخبره أن المغیرة بن شعبة أخبره أنه غزا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم تبوک۔۔۔(۶)

کی تخریج کے تحت موصوف رقمطراز ہیں:

قد سبق تخریجه فی کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین رقم(۶۳۶)، فراجعه۔(۷)

اس حدیث کی تخریج کتاب الطھارۃ باب المسح علی الخفین کی حدیث نمبر ۶۳۶ کے تحت گزر چکی ہے۔ پس اس کی طرف رجوع کریں۔

- صحیح مسلم کی بعض روایات ایسی ہیں جن کو ائمہ ستہ میں سے امام مسلم کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کیا۔ عثمانی صاحب نے ان منفرد روایات کی نشاندہی کی ہے۔ مثلاً :

کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب جواز النافلۃ قائما و قاعدا وفعل بعض الرکعۃ قائما وبعضھا قاعدا کی حدیثِ مبارکہ:

وحدثنا أبوبکر بن أبی شیبة، قال: نا عبید الله بن موسی، عن حسن بن صالح، عن سماک، قال: أخبرنی جابر بن سمرة، أن النبی ﷺ لم یمت حتی صلا قاعدا۔ (۸)

کے تحت مولانا عثمانی ذکر کرتے ہیں:

لم أجد هذا الحدیث عند أحد من أصحاب الأصول الستة ولا عند الدارمی وأحمد سوی مسلم رحمه الله۔ (۹)

میں نے مسلمؒ کے علاوہ اصحابِ اصولِ ستہ، دارمی اور احمد کے ہاں یہ حدیث نہیں پائی۔

- فتح الملہم میں حوالہ دینے کے درج ذیل مناہج سامنے آئے ہیں:

۱۔ آیاتِ قرآنیہ مشکّل ہیں اور ان کے حوالہ میں سورۃ کا نام اور آیت نمبر ذکر کیا گیا ہے، نیز آیات کے حوالہ جات حواشی میں دیئے گئے ہیں۔

۲۔ احادیثِ مسلم کی تخریج حواشی میں کی گئی ہے نیز کتاب و باب کا نام اور حدیث نمبر دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۳۔ دلائل میں پیش کردہ احادیث کے حوالہ میں راوی اور کتاب کے نام پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اسی طرح کتبِ تفاسیر، شروح احادیث اور دیگر متفرق کتب سے استفادہ کے وقت بھی صرف مصنف اور کتاب کا نام ذکر کیا گیا ہے۔

- صحیح مسلم کے مختلف نسخہ جات میں اگر الفاظِ حدیث میں کوئی فرق و تفاوت ہو، تو عثمانی صاحب نے دورانِ شرح اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مثلاً :

کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب جواز صلاۃ النافلۃ علی الدابۃ فی السفر حیث توجھت کی حدیثِ مبارکہ:

وحدثنی محمد بن حاتم، قال: نا عفان بن مسلم، قال: نا همام، قال: نا أنس بن سیرین، قال: تلقینا أنس بن مالک حین قدم من الشام، فتلقیناه بعین التمر، فرأیته یصلی علی حمار، ووجهه ذاک الجانب۔ وأومأهمام عن یسار القبلة۔ فقلت له: رأیتک تصلی لغیر القبلة، قال: لولا أنی رأیت رسول الله ﷺ یفعله لم أفعله۔ (۱۰)

کے الفاظ حین قدم من الشام کی شرح میں موصوف نے بیان کیا:

مکذا وقع من الشام فی النسخة المصریة عندنا، لکن قال النووی: قوله: تلقینا أنس بن مالک حین قدم الشام مکذا هو فی جمیع نسخ مسلم، وکذا نقله القاضی عیاض عن جمیع الروایات لصحیح مسلم۔ (۱۱)

ہمارے ہاں موجود مصری نسخوں میں اسی طرح من الشام واقع ہوا ہے، لیکن امام نووی نے کہا: تلقینا اِنس بن مالک حین قدم الشام (یہاں من نہیں ہے)، صحیح مسلم کے تمام نسخوں میں اسی طرح ہے اور اسی طرح قاضی عیاض نے صحیح مسلم کی تمام روایات سے نقل کیا ہے۔

- بعض مقامات پر عثمانی صاحب نے صحیح مسلم کی احادیث کی شرح کرتے ہوئے امام مسلم کی باریک بینی اور محتاط روش بھی بیان کی ہے مثلاً:

کتاب الایمان باب الامر بالایمان باللہ تعالیٰ وشرائع الدین۔۔۔ کی حدیثِ مبارکہ:

وحدثنا أبوبکر بن أبی شیبة ومحمد بن مثنی و محمد بن بشار۔ وألفاظهم متقاربة۔ قال أبوبکر: ثنا غندر عن شعبة، وقال الآخران: نا محمد بن جعفر قال، نا شعبة، عن أبی جمرة۔۔۔ (۱۲)

کی سند قال ابو بکر: حدثنا کے بارے میں مصنف موصوف فرماتے ہیں:

وهذا من احتیاط مسلم رحمه الله عنه، فان غندراً هو محمد بن جعفر، ولکن أبوبکر ذکره بلقبه، والآخران باسمه ونسبه، وقال أبوبکر: عنه عن شعبة، وقال الآخران: عنه حدثنا شعبة، فحصلت مخالفة بینهما وبینه من وجهین، فلهذا نبه علیه مسلم رحمه الله تعالیٰ۔ (۱۳)

اور یہ امام مسلمؒ کی جانب سے احتیاط ہے، کیونکہ غندر ہی محمد بن جعفر ہیں، لیکن ابو بکر نے انہیں ان کے لقب اور دوسروں نے ان کے نام و نسب سے ذکر کیا اور ابو بکر نے کہا: عنہ عن شعبۃ اور دوسروں نے کہا: عنہ حدثنا شعبۃ پس ان دونوں اور اس کے درمیان دو اعتبار سے مخالفت حاصل ہو گئی، اسی وجہ سے امام مسلم نے اس پر متنبہ فرمایا۔

- اگر کسی مسئلہ پر پہلے کلام گذر چکی ہو تو عثمانی صاحب دوبارہ اس کی تفصیلات بیان نہیں کرتے بلکہ اس بات کی صراحت فرمادیتے ہیں کہ اس مسئلہ پر کلام فلاں کتاب میں گزر چکی ہے۔ اس منہج کے کچھ نظائر ملاحظہ کیجئے:

ا۔ کتاب الصلوٰۃ باب حجۃ من قال البسملۃ آیۃ من أول کل سورۃ سوی برأۃ کی حدیثِ مبارکہ:

عن أنس بن مالک قال: بینا رسول اللہ ﷺ ذات یوم بین أظهرنا اذا أغفی اغفاءۃ۔ (۱۴)

کے خط کشیدہ الفاظ کی شرح میں صاحبِ فتح الملہم نے بیان کیا:

وتقدم شرح هذا اللفظ فی حدیث جبریل فی أول کتاب الایمان۔ (۱۵)

اس لفظ کی شرح کتاب الایمان کے شروع میں حدیث جبرئیل کے تحت گذر چکی ہے۔

۲۔ اگر الفاظِ حدیث کی شرح عنقریب آنے والی ہو، تو مصنف موصوف ان الفاظ کی شرح کے تحت ذکر کر دیتے ہیں کہ مذکورہ الفاظ کی شرح عنقریب آئے گی۔ مثلاً

کتاب الصلاۃ باب التشھد فی الصلاۃ کی حدیثِ مبارکہ (۱۶) کے الفاظ فقولوا: آمین کی شرح میں ذکر کیا:

سیأتی الکلام فی التأمین وما یتعلق به فی بابه ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (۱۷)

تأمین اور اس سے متعلق کلام انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب باب میں آئے گا۔

مباحثِ سند:

سند سے متعلقہ مباحث کی تحقیق و توضیح میں صاحب فتح الملہم کے درج ذیل مناہج سامنے آئے ہیں۔

تراجمِ رُواۃ:

شبیر احمد عثمانی نے شرح ہذا میں رُواۃِ حدیث کے تراجم بیان کیے ہیں۔ اس ضمن میں راویوں کے مکمل اسمائے گرامی، رُواۃ کے اسماء کے تلفظات، القاب، کُنی اور نسبتوں کے ذکر کا بالخصوص اہتمام کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل امثلہ سے واضح ہو گا۔

ابو یعفور:

بالعین المهملة والفاء والراء، اسمه عبید الرحمن بن عبید بن نسطاس۔ (۱۸)

عین مہملہ، فاء اور راء کے ساتھ، ان کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔

خامد بن عمر البکراوی:

وهو حامد بن عمر بن حفص بن عمر بن عبد اللہ بن أبی بکرۃ نفیع بن الحارث الصحابی۔ (۱۹)

وہ حامد بن عمر بن حفص بن عمر بن عبداللہ بن اِبی بکرہ نفیع بن الحارث صحابی ہیں۔

اِبو خیثمہ :

بفتح الخاء المعجمة، واسكان الياء المثناة التحتية، وبعد مثلثة۔ (۲۰)

خاء کی زبر اور یاء کے سکون کے ساتھ اور اس کے بعد ثاء ہے۔

اِوس بن ضمعج :

هو بفتح الضاد المعجمة، واسكان الميم، وفتح العين۔ (۲۱)

وہ ضاد کی زبر، میم کے سکون اور عین کی زبر کے ساتھ ہے۔

اِبی عبداللہ الأغر :

الاغر لقبه۔ (۲۲)

ان کا لقب اِغر ہے۔

عبد بن حمید :

يكنى أبا محمد۔ (۲۳)

ان کی کنیت ابو محمد ہے۔

عبداللہ بن بشار :

كنيته أبومحمد۔ (۲۴)

ان کی کنیت ابو محمد ہے۔

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کے ترجمہ میں مولانا عثمانی نے بیان کیا:

منسوب الى القارة، القبيلة المعروفة۔ (۲۵)

معروف قبیلہ قارہ کی طرف منسوب ہیں۔

اِحمد بن جعفر المعقری کے حالات کے تحت صاحبِ فتح الملہم نے ذکر کیا:

منسوب الى مقعر، وهى ناحية من اليمن۔ (۲۶)

یمن کی بستی مقعر کی طرف منسوب ہیں۔

رُواۃ کی جرح و تعدیل

مولانا عثمانی نے رُواۃ کی جرح و تعدیل کے ضمن میں متقدمین ائمہ محدثین و ماہرینِ اصولیین بالخصوص ابو حاتم، ابن حبان، ابن معین، نسائی، عراقی اور احمد بن عبداللہ کے تجریح و تعدیل پر مبنی اقوال نقل کیے ہیں، جیسا کہ درج ذیل مثال سے معلوم ہو گا۔

ابو بردہ بن عبداللہ کے ترجمہ میں مولانا عثمانی نے ذکر کیا ہے:

وثقه ابن معين، وقال ابوحاتم: ليس بالمتقن، يكتب حديثه، وقال النسائی: ليس بذلک القوی۔ وقال أحمد بن عبد الله: كوفی ثقة، روى له الجماعة، وليس فی الكتب الستة بريد غير هذا۔(۲۷)

ابن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا، ابوحاتم نے فرمایا: پختہ نہیں تھے، ان کی حدیث لکھی جاتی تھی، امام نسائی نے فرمایا: قوی نہیں۔ اِحمد بن عبداللہ نے فرمایا: ثقہ کوفی ہیں، ایک جماعت نے ان کے لیے روایت کیا اور کتبِ ستہ میں اس برید کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

لطائفِ اسناد

مولانا عثمانی نے اسناد کے لطائف بیان کرنے کا بھی اہتمام کیا ہے مثلاً کتاب الایمان باب من مات علی التوحید کی حدیثِ مبارکہ:

حدثنا شيبان بن فروخ، قال: نا سليمان۔ يعنی ابن المغيرة۔ قال: ثنا ثابت، عن أنس بن مالک، قال: حدثنی محمود بن الربيع، عن عتبان بن مالک، قال: قد مت المدينة فلقيت عتبان، فقلت: حديث بلغنی عنک، قال: أصابنی فی بصری بعض الشئ، فبعث الی رسول الله ﷺ أنی أحب أن تأتينی نصلی فی منزلی۔۔۔ (۲۸)

کی سند کے لطائف مولانا عثمانی نے یوں بیان کیے ہیں:

وفی هذا الاسناد لطيفتان من لطائفة، احداهما: أنه اجتمع فيه ثلاثة صحابيون، بعضهم عن بعض، وهم أنس، ومحمود، وعتبان۔ والثانية: أنه من رواية الأكابر عن الأصاغر؛ فان أنساً أكبر من محمود سناً و علماً و مرتبة، رضی الله عنهم أجمعين۔ (۲۹)

اس اسناد میں دو لطائف ہیں، اول: اس سند میں تین صحابی ہیں، جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں اور وہ صحابی اِنس، محمود اور عتبان ہیں۔ دوم: یہ اکابر کی اصاغر سے روایت ہے؛ حضرت اِنس عمر، علم اور مرتبہ کے اعتبار سے محمود سے بڑے ہیں۔

مباحثِ متن:

متن سے متعلقہ مباحث کی تحقیق و توضیح میں صاحبِ فتح الملہم کے درج ذیل مناہج سامنے آئے ہیں۔

متونِ احادیث کی لغوی تحقیق:

مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب نے متونِ احادیث کے تلفظات بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اکثر مقامات پر صاحبِ فتح الملہم نے متونِ احادیث کے الفاظ کا ایک ہی تلفظ بیان کیا ہے۔ بعض مقامات پر الفاظِ حدیث کے متعدد تلفظات نقل

کیے گئے ہیں اور بعض اوقات متعدد تلفظات ذکر کرنے کے بعد فصیح اور مشہور تلفظ کی نشاندہی بھی فرمائی ہے، نیز الفاظِ حدیث کی واحد، جمع اور الفاظ، متضاد کا تذکرہ بھی فتح الملہم میں موجود ہے۔ جیسا کہ درج ذیل امثلہ سے واضح ہو گا۔

یغل :بفتح الياء، و ضم العين و تشديد اللام۔ (۳۰)

یاء کی زبر، عین کی پیش اور لام کی تشدید کے ساتھ۔

دجاجۃ : بفتح الدال، ويجوز الكسر، وحكى الضم أيضاً۔ (۳۱)

دال کی زبر کے ساتھ اور زیر بھی جائز ہے اور پیش بھی نقل کی گئی ہے۔

أبق: بفتح الباء وكسرها، والفتح أفصح۔ (۳۲)

باء کی زبر اور زیر کے ساتھ، اور زبر زیادہ فصیح ہے۔

يخطر: بضم الطاء وكسرها، لغتان، والكسر أشهر۔ (۳۳)

طاء کی پیش اور زیر کے ساتھ، دو لغات ہیں، اور زیر مشہور ہے۔

شرق: بفتح الشين المعجمة، وسكون الراء، بعدها قاف، وقد روى بفتح الراء، والأول أشهر۔ (۳۴)

شین کی زبر اور راء کے سکون کے ساتھ اور اس کے بعد قاف ہے اور راء کی زبر بھی روایت کی گئی ہے اور پہلا تلفظ مشہور ہے۔

العالۃ : جمع عائل۔ (۳۵)

عائل کی جمع ہے۔

مشاقص: وهى جمع مشقص۔ (۳۶)

اور وہ مشقص کی جمع ہے۔

مكوك: جمعه مكاكيك۔ (۳۷)

اس کی جمع مکاکیک ہے۔

عقد : جمع عقدة۔ (۳۸)

عقدہ کی جمع ہے۔

العقل: ضد الحمق۔ (۳۹)

عقل حماقت کی ضد ہے۔

السواد : ضد البياض۔ (۴۰)

سیاہی سفیدی کی ضد ہے۔

- فتح الملہم میں صرفی اور نحوی ابحاث بھی موجود ہیں۔ اس ضمن میں الفاظِ حدیث کے اوزان و صیغوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کلمات کے اندر الفاظ کی حیثیت کی تعیین کی گئی ہے۔ نیز ان کے مرکبِ اضافی و توصیفی ہونے کی تصریح کی ہے۔ بطورِ نمونہ چند نظائر دیکھیے :

أخمص: بخاء المعجمة وصاد مهملة، وزن أحمر۔ (۴۱)

خاء معجمہ اور صاد مہملہ کے ساتھ، اِحمر کے وزن پر ہے۔

تصدق: بالبناء للمجهول۔ (۴۲)

مجہول کے صیغہ کے ساتھ

ترى: بصيغة المجهول۔ (۴۳)

مجہول کے صیغہ کے ساتھ۔

- کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ واخراج الموحدین من النار کی حدیثِ مبارکہ :

وحدثنا أبوبكر بن أبى شيبة، قال: نا حسين بن على، عن زائدة، عن المختار بن فلفل، قال: قال أنس بن مالك: قال رسول الله ﷺ: أنا أول شفيع فى الجنة، لم يصدق نبى من الأنبياء ما صدقت، وان من الأنبياء، ما يصدقه من أمته الا رجل واحد۔(۴۴)

کے لفظ ما کے بارے میں مولانا عثمانی نے واضح کیا:

ما مصدرية۔ (۴۵)

ما مصدریہ ہے۔

- کتاب المساجد باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید کی حدیث مبارکہ :

عن أبى الأحوص، قال: قال عبدالله: لقد رأيتنا وما يتخلف عن الصلاة الا منافق قد علم نفاقه، أو مريض، ان كان المريض ليمشى بين رجلين حتى يأتى الصلاة، وقال: ان رسول الله ﷺ علّمنا سنن الهدى، وان من سنن الهدى الصلاة فى المسجد الذى يؤذن فيه۔(۴۶)

کے خط کشیدہ الفاظ کی شرح میں مصنف موصوف نے بیان کیا:

ان مخففة من الثقلية۔ (۴۷)

ان مخففہ ہے، ثقیلہ نہیں۔

- کتاب الایمان باب الامر بالایمان باللہ تعالیٰ۔۔۔ کی حدیثِ مبارکہ :

حدثنا خلف بن هشام، قال: نا حماد بن زيد بن أبى جمرة، قال: سمعت ابن عباس، ح و حدثنا يحيىٰ بن يحيىٰ واللفظ له، قال: أنا عباد بن عباد عن أبى جمرة عن ابن عباس قال: قدم وفد عبدالقيس على رسول الله ﷺ، فقالوا: يا رسول الله، ان هذا الحى من ربيعة، وقد حالت بيننا وبينک كفار مضر، ولا نخلص اليک الا فى شهر الحرام، فمرنا بأمر نعمل به، وندعو اليه من وراء نا، قال: آمركم بأربع، وأنهاكم عن أربع: الايمان بالله، ثم فسرها لهم، فقال: شهادة أن لا اله الا الله، وأن محمداً رسول الله، واقام الصلوة، وايتاء الزكاة، وأن تودوا خمس ما غنمتم، وأنهاكم عن الدباء، والخنتم، والنقير، والمقير۔(۴۸)

کے خط کشیدہ الفاظ کی شرح میں صاحبِ فتح الملہم رقمطراز ہیں:

وهو من اضافة الموصوف الى الصفة۔ (۴۹)

اور وہ موصوف کی صفت کی طرف اضافت کے قبیل سے ہے۔

احادیثِ صحیح مسلم کے مختصر اجزاء کی دیگر روایات سے وضاحت

اگر صحیح مسلم کی کوئی حدیث مختصر ہو تو شبیر صاحب نے دیگر کتبِ احادیث کی روایات سے اس اختصار کی توضیح فرمائی ہے، مثلاً:

کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض وبعدھن وبیان عددھن کی حدیثِ مبارکہ:

عن عمرو بن أوس، قال: حدثنى عنبسة بن أبى سفيان فى مرض الذى مات فيه بحديث يتسار اليه قال: سمعت أم حبيبة تقول: سمعت رسول الله ﷺ، يقول: من صلى اثنتى عشرة ركعة فى يوم وليلة بنى له بمهن بيت فى الجنة۔ (۵۰)

کے الفاظ من صلى اثنتى عشرة ركعة کی شرح میں مولانا عثمانی نے بیان کیا:

هكذا أخرجه مسلم مختصرا۔ (۵۱)

امام مسلم نے اس کو اسی طرح مختصراً روایت کیا ہے۔

بعد ازاں اس کی وضاحت نسائی کے ہاں اِم حبیبہ کی روایت سے یوں کی:

عن أم حبيبة أن رسول الله ﷺ قال: ثنتا عشرة ركعة من صلاهن بنى الله له بيتا فى الجنة: أربع ركعات قبل الظهر، وركعتين بعد الظهر، وركعتين قبل العصر، وركعتين بعد المغرب، وركعتين قبل صلاة الصبح۔ (۵۲)

اُم حبیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بارہ رکعت نماز ادا کی، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے قبل، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں عصر سے قبل اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے۔

متونِ احادیث میں مذکور اِعلام کا تذکرہ و تعارف

مولانا عثمانی نے رُواۃ کے ساتھ ساتھ متون میں مذکور اِعلام کے حالات بھی بیان کیے ہیں مثلاً:

کتاب الحیض باب وجوب الغسل علی المراۃ بخروج المنی منھا کی حدیثِ مبارکہ:

وحدثنی زهير بن حرب، قال: نا عمر بن يونس الحنفی، قال: نا عكرمة بن عمار، قال: قال اسحاق بن أبی طلحة، حدثنی أنس بن مالک قال: جاء ت أم سليم۔ وهی جدة اسحاق۔ الی رسول الله ﷺ فقالت له: وعائشة عنده يا رسول الله، المرأة ترى ما يرى الرجل فی المنام، فترى من نفسها ما يرى الرجل من نفسه، فقالت عائشة: يا أم سليم، فضحت النساء۔۔۔(۵۳)

میں اِم سلیم کے تذکرہ میں مولانا عثمانی نے بیان کیا ہے:

هی أم أنس بن مالک بنت ملحان، بكسر الميم، وسكون اللام، والحاء المهملة۔ وفی اسمها خلاف، تزوجها مالک بن النضر أبوأنس بن مالک، فولدت له أنسا، ثم قتل عنها مشركا، فأسلمت، فخطبها أبوطلحة وهو مشرک، فأبت، ود عته الی الاسلام، فأسلم، وقالت: انی أتزوجک ولا آخذ منک صد اقا لاسلامک، فتزوجها أبوطلحة، روی عنها خلق كثير۔ (۵۴)

وہ اِنس بن مالک بنت ملحان کی والدہ ہیں، میم کی زیر، لام کے سکون اور حاء مہملہ کے ساتھ اور ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ مالک بن نضر، اِنس بن مالک کے والد نے ان سے شادی کی، ان کے ہاں اِنس پیدا ہوئے، پھر ان سے ایک مشرک مارا گیا، انہوں نے اسلام قبول کر لیا، اِبو طلحہ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا اور وہ مشرک تھا، اُم اِنس نے انکار کر دیا اور انہیں (اِبو طلحہ کو) اسلام کی دعوت دی، پس انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور کہنے لگیں: میں تم سے نکاح کروں گی اور تم سے بطورِ حق مہر اسلام کے علاوہ اور کچھ نہ لوں گی، اِبو طلحہ نے ان سے نکاح کر لیا، ان سے کثیر مخلوق نے روایت کیا۔

بعض اوقات متن میں مذکور اِعلام کا نام اختصاراً نہیں لیا جاتا۔ ایسے رواۃ و اِعلام مبہمات کہلاتے ہیں۔ عثمانی صاحب نے ان مبہمات کی بھی تحقیق کی ہے۔ مثلاً:

کتاب الایمان باب بیان اِرکان الاسلام کی حدیثِ مبارکہ:

عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال: بنی الاسلام علی خمسة، علی أن یوحد الله، واقام الصلاة، وایتاء الزکاة، وصیام رمضان، والحج ۔ فقال رجل: الحج وصیام رمضان، قال: لا، صیام رمضان والحج، هکذا سمعته من رسول الله ﷺ۔ (۵۵)

کے لفظ فقال رجل کی شرح میں شبیر صاحب نے واضح کیا:

هو یزید بن بشر السکسکی۔ (۵۶)

وہ یزید بن بشر السکسکی ہیں۔

اگر صاحبِ فتح الملہم مبہمات میں سے کسی کے نام پر واقف نہیں ہو سکے، تو انہوں نے اس کی تصریح بھی کر دی ہے مثلاً کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب ادلۃ وجوب الوتر کی حدیثِ مبارکہ:

وحدثنا یحییٰ بن یحییٰ، قال: قرأت علی مالک، عن نافع، وعبدالله بن دینار، عن ابن عمر أن رجلا سأل رسول الله ﷺ عن الصلاة اللیل، فقال رسول الله ﷺ: صلاة اللیل مثنی مثنی، فاذا خشی أحدکم الصبح صلّی رکعة واحدة توتر له ما قد صلی۔(۵۷)

کے الفاظ أن رجلا کی شرح میں بیان کیا:

لم أقف علی اسمه۔ (۵۸)

میں اس کے نام پر واقف نہیں ہو سکا۔

فتح الملہم کے بالاستیعاب مطالعہ سے یہ حقیقت بھی سامنے آئی ہے کہ شبیر احمد عثمانی صاحب متونِ احادیث میں مذکور مقامات کی تصریح بھی فرماتے ہیں جیسا کہ بصری کی شرح میں بیان کیا:

بصری: بضم الباء، مدینة معروفة بینها و بین دمشق نحو ثلاث مراحل، وهی مدینة حوران، وبینها وبین مکة شهر۔ (۵۹)

باء کی پیش کے ساتھ، مشہور شہر ہے اس کے اور دمشق کے درمیان تقریباً تین مراحل ہیں اور وہ حوران کا شہر ہے اور اس کے اور مکہ کے مابین ایک ماہ کی مسافت ہے۔

تطبیق احادیث

مولانا عثمانی نے متعارض المفہوم احادیث کے مابین مطابقت دینے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ اس ضمن میں ان کے درج ذیل مناہج سامنے آئے ہیں:

۱۔ بعض مقامات پر مصنف موصوف نے ذاتی تطبیقات پیش کی ہیں۔ (۶۰)

۲۔ بعض اوقات پر صاحبِ فتح الملہم نے متقدمین شارحین وفقہائے کرام کی تطبیقات نقل کی ہیں۔ (۶۱)

مسائل فقہیہ کی تحقیق و توضیح

- شبیر احمد عثمانی صاحب نے شرح احادیث کے دوران احادیثِ مبارکہ سے استنباط کردہ اہم نکات بیان کیے ہیں اور اس ضمن میں موصوف نے بعض مقامات پر متقدمین شارحین کی تحقیقات سے بھی استفادہ کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل امثلہ سے واضح ہوتا ہے :

۱۔ کتاب الحیض باب الوضوء مما مست النار کی حدیثِ مبارکہ :

قال ابن شهاب: أخبرنى عمر بن عبدالعزيز، أن عبد الله بن ابراهيم بن قارظ أخبره، أنه وجد أبا هريرة يتوضأ على المسجد، فقال: انما أتوضأ من أثوار أقط أكلتها، لأنى سمعت رسول الله ﷺ يقول: توضؤا مما مست النار۔ (۶۲)

کے الفاظ یتوضأ علی المسجد کی شرح میں امام نووی کے حوالے سے مولانا عثمانی نے نقل کیا:

فيه دليل على جواز الوضوء فى المسجد، وقد نقل ابن المنذر الاجماع على جوازه ما لم يؤذبه أحدا۔(۶۳)

اس میں مسجد میں وضو کے جواز پر دلیل ہے اور ابن منذر نے اس کے جواز پر اجماع نقل کیا ہے، جب تک کسی کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔

۲۔ کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب استحباب صلاة النافلة فى بيته وجوازها فى المسجد کی حدیثِ مبارکہ :

حدثنا محمد بن مثنى، قال: نا يحيىٰ، عن عبيد الله، قال: أخبرنى نافع، عن ابن عمر عن النبى ﷺ قال: اجعلوا من صلا تكم فى بيوتكم، ولا تتخذوها قبوراً۔ (۶۴)

کے خط کشیدہ الفاظ کی شرح میں موصوف یوں رقمطراز ہیں:

واستنبط فيه بعضهم أن القبور ليست بمحل للعبادة، فتكون الصلاة فيها مكروهة۔ (۶۵)

اس سے بعض لوگوں نے استنباط کیا ہے کہ قبریں عبادت کا مقام نہیں، پس اس میں نماز کی ادائیگی مکروہ ہو گی۔

- مولانا شبیر احمد عثمانی نے احادیثِ مبارکہ سے فقہائے کرام کے استدلالات بھی بیان کیے ہیں۔ مثلاً :

کتاب المساجد باب المساجد و مواضع الصلوۃ کی حدیثِ مبارکہ :

عن حذيفة قال: قال رسول الله ﷺ: فضلنا على الناس بثلاث: جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة، وجعلت لنا الأرض كلها مسجدا، وجعلت تربتها لنا طهورا اذا لم نجد الماء۔ (۶۶)

کے الفاظ تربتھا سے امام شافعی اور ان کے موافقین کے استدلال کو صاحبِ فتح الملہم نے یوں بیان کیا:

استدل به الشافعى و من وافقه على أن ما يتيمم به هو التراب خاصة۔ (۶۷)

امام شافعی اور ان کے موافقین نے اس سے استدلال کیا ہے کہ جس چیز سے تیمّم کیا جائے وہ خاص طور پر مٹی ہے۔

- اگر کسی مسئلہ کے بارے میں علمائے کرام و فقہائے کرام کی آراء مختلف ہوں تو عثمانی صاحب ان تمام مختلف آراء کو نقل کرتے ہیں مثلاً اذان اور اقامت کے سماع کے وقت شیطان کے بھاگنے کی حکمت کی بابت موصوف نے اختلافی اقوال ذکر کیے ہیں۔ (۶۸)

تنبیہہ، استطراد اور فائدہ کے تحت اہم نکات کی تصریح

شبیر احمد عثمانی صاحب نے تنبیہہ (۶۹)، تکملہ (۷۰)، تکمیل (۷۱)، تذییل (۷۲)، تذنیب (۷۳)، استطراد (۷۴)، فائدہ (۷۵) اور لطیفہ (۷۶) کے ذیلی عناوین کے تحت اہم نکات کی وضاحت فرمائی ہے۔

المختصر یہ کہ فتح الملہم کو فقہ حنفی کی شروح میں سے صحیح مسلم کی پہلی شرح ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ شرح ہذا امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔ متونِ احادیث کی لغوی تحقیق، رُواۃ کے تراجم اور جرح و تعدیل کا بیان، لطائف اسناد، مختلف احادیث کے مابین تطبیق، متونِ احادیث میں مذکور اعلام کا تذکرہ و تعارف، صحیح مسلم کی منفرد روایات کا ذکر، احادیثِ مبارکہ سے مسائل فقہیہ کا استنباط اور احادیثِ صحیح مسلم کے مختصر اجزاء کی دیگر روایات سے وضاحت مولانا عثمانی کی اس شرح کے چند نمایاں مناہج ہیں۔

حوالہ جات

۱. محمد انور شاہ کاشمیری نے فتح الملہم شرح صحیح مسلم کو شبیر احمد عثمانی کی جانب سے احسانِ عظیم قرار دیتے ہوئے فرمایا: لاجرم علامہ عصر خود مولانا مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کہ محدث و مفسر و متکلم این عصر اند، ودر علم ایں احقر ہیچ کس خدمت ایں کتاب بہتر و برنزاز ایشان نتانستے کرد متوجہ ایں خدمت شدہ منت بررقاب اہل علم نہاوند۔ (فتح الملہم (مطبعۃ بھاندۃ پردیس جالندھر)، ۳/ ۵۲۱؛ ماہنامہ، البلاغ، کراچی، ستمبر، اکتوبر، ۱۹۹۴ء، جلد: ۲۹، شمارہ: ۳/۴، مقالہ: فتح الباری سے فتح الملہم تک، مقالہ نگار: محمود اشرف عثمانی، ص: ۷۸ یقیناً اپنے زمانے کے علامہ مولانا مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی اس زمانے کے محدث، مفسر اور متکلم ہیں اور احقر کے علم میں کوئی شخص اس کتاب (صحیح مسلم) کی خدمت ان سے زیادہ بہتر اور برتر نہ کر سکا۔ اس خدمت کی طرف متوجہ ہو کر انہوں نے اہل علم کی گردن پر احسان کیا۔ شبیر احمد عثمانی نے ۱۳۵۷ہجری میں علامہ زاہد الکوثری کی طرف شرح فتح الملہم کا ایک نسخہ ارسال کیا۔ علامہ زاہد الکوثری اس شرح سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے شبیر صاحب کو ایک مکتوب لکھا، جس میں ان کے علم و فضل اور اس علمی و تحقیقی کاوش کو یوں سراہا: کلما درستہ ازدوت اعجابا بالکتاب فانتم یا مولانا فخر الحنفیۃ فی ھذا العصر حقا۔ (فتح الملہم (مطبعۃ بھاندۃ پردیس)، ۳/ ۵۱۹؛ شیر کوٹی، انوار الحسن، انوار عثمانی، مکتبۃ دار العلوم کراچی، ۱۴۳۵ھ، ص: ۱۰۴) میں نے اس کتاب کو جس قدر پڑھا، اسی قدر میری حیرانی بڑھتی گئی۔ اے مولانا! آپ اس زمانے میں بجا طور پر فخر حنفیت ہیں۔ انوار الحسن شیر کوٹی نے فتح الملہم کی خصوصیات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے: صحیح مسلم کی شرح ہے جو تین جلدوں

میں ہے، نہایت محققانہ، نہایت مبصرانہ، نہایت عالمانہ۔ دنیائے اسلام بالخصوص علماء کے لیے علم حدیث کا زبردست شاہکار ہے۔ (انوار الحسن شیر کوٹی، حیات عثمانی، مکتبۃ دار العلوم کراچی، ۱۴۲۰ھ، ص: ۱۸۳)

۲. شبیر احمد عثمانی، فتح الملہم (نسخہ بھاندۃ پردیس جالندھر)، س۔ن، ۱/ ۴۲۵۔۴۵۹

۳. ایضاً، ۲/ ۵۷۲

۴. شبیر احمد عثمانی، فتح الملہم بشرح صحیح الامام مسلم بن الحجاج القشیری، مطبع دار العلوم کراچی، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۹ھ، ۵/ ۶۵۶

۵. ایضاً

۶. فتح الملہم، ۳/ ۴۹۶۔۴۹۷

۷. فتح الملہم، ۳/ ۴۹۷

۸. فتح الملہم، ۴/ ۶۶۵

۹. ایضاً

۱۰. فتح الملہم، ۴/ ۵۶۳۔۵۶۴

۱۱. فتح الملہم، ۴/ ۵۶۳؛ النووی، یحییٰ بن شرف، ابوزکریا، صحیح مسلم بشرح النووی، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۰۱ھ، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب: جواز صلاۃ النافلۃ علی الدابۃ فی السفر حیث توجھت، ۵/ ۲۱۲؛ قاضی عیاض، عیاض بن موسیٰ الیحصبی، اکمال المعلم بفوائد مسلم، دار الوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب: جواز صلاۃ النافلۃ علی الدابۃ فی السفر حیث توجھت، ۳/ ۲۹

۱۲. فتح الملہم، ۱/ ۵۲۷۔۵۲۸

۱۳. فتح الملہم، ۱/ ۵۲۸

۱۴. فتح الملہم، ۳/ ۴۰۶۔۴۰۷

۱۵. فتح الملہم، ۳/ ۴۰۷

۱۶. فتح الملہم، ۳/ ۴۲۵۔۴۲۷

۱۷. فتح الملہم، ۳/ ۴۲۷

۱۸. فتح الملہم، ۲/ ۹۲؛ پٹنی، محمد طاہر بن علی الہندی، المغنی فی ضبط اسماء الرجال، ادارہ اسلامیات، لاہور، س۔ن، ص: ۲۹۹

۱۹. فتح الملہم، ۳/ ۳۷؛ السمعانی، عبدالکریم بن محمد بن منصور، ابوسعد، الانساب، مکتبۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد، دکن، الہند، ۱۴۰۱ھ، ۲/ ۲۹۴

۲۰. فتح الملہم، ۱/ ۴۶۰؛ المغنی، ص: ۹۷

۲۱. فتح الملہم، ۴/ ۴۵۱؛ المغنی، ص: ۱۵۶

۲۲. فتح الملہم، ۵/ ۱۰۰؛ المغنی، ص: ۳۱۲

۲۳. فتح الملہم، ۱/ ۵۴۵؛ ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، عبدالتواب اکیڈمی، ملتان، نشر السنۃ الفضل مارکیٹ، لاہور، س۔ن، ۱۲/ ۲۳۵

۲۴. فتح الملہم، ۳/ ۲۵۶؛ ابن منجویہ، احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم، رجال صحیح مسلم، دار المعرفۃ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۷ھ، ۱/ ۳۵۵

۲۵. فتح الملہم، ۲/ ۱۳۶، ۵/ ۶۶؛ السمعانی، عبدالکریم بن محمد بن منصور، ابوسعد، الأنساب، ۱۰/ ۲۹۴

۲۶. فتح المُلہم، ۳/ ۳۷۹۔۳۷۸؛ الأنساب، ۱۲/ ۳۴۹
۲۷. فتح المُلہم، ۱/ ۶۳۰؛ تہذیب التہذیب، ۱/ ۳۷۷۔۳۷۸
۲۸. فتح المُلہم، ۱/ ۵۹۹۔۶۰۰
۲۹. فتح المُلہم، ۱/ ۵۹۹
۳۰. فتح المُلہم، ۲/ ۲۷؛ الھروی، قاسم بن سلام، غریب الحدیث، مطبعۃ دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد، دکن، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۸۴ھ، ۱/ ۲۰۰
۳۱. فتح المُلہم، ۵/ ۳۸۴؛ ابن سیدہ، علی بن اسماعیل، المحکم والمحیط الأعظم، محقق، عبدالحمید ھنداوی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۱ھ، ۷/ ۱۰۶، ۷/ ۱۸۹۔۱۹۰؛ ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، ابوالفضل، لسان العرب، دار احیاء التراث العربی، مؤسسۃ التاریخ العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۶ھ، ۲/ ۲۶۴
۳۲. فتح المُلہم، ۲/ ۴۸؛ الزبیدی، محمد مرتضی، الحسینی، تاج العروس من جواہر القاموس، مکتبۃ دار الھدایۃ، س۔ن، ۱۰/ ۱۸۶
۳۳. فتح المُلہم، ۳/ ۱۵۹؛ الزبیدی، محمد مرتضی، الحسینی، محب الدین، ابوالفیض، تاج العروس من جواہر القاموس، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۴ھ، ۱۱/ ۱۹۴
۳۴. فتح المُلہم، ۵/ ۲۵۱؛ تاج العروس، ۲۵/ ۴۹۳
۳۵. فتح المُلہم، ۱/ ۴۸۷؛ الزمخشری، محمود بن عمر، الفائق فی غریب الحدیث، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۷ھ، ۲/ ۲۴۴
۳۶. فتح المُلہم، ۲/ ۱۶۷؛ ابن الاثیر الجزری، النہایۃ فی غریب والاثر، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، ۱۳۹۹ھ، ۲/ ۴۹۰
۳۷. فتح المُلہم، ۳/ ۱۶۳؛ ابن سیدہ، علی بن اسماعیل، ابوالحسین، المحکم والمحیط الأعظم، ۶/ ۶۷۴
۳۸. فتح المُلہم، ۵/ ۱۸۷؛ ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، معجم مقاییس اللغۃ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۲ھ ص: ۶۵۴
۳۹. فتح المُلہم، ۲/ ۶۹؛ ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، ابوالحسین، معجم مقاییس اللغۃ، ص: ۴۷۵
۴۰. فتح المُلہم، ۲/ ۵۶۲؛ ابن سیدہ، علی بن اسماعیل، المخصص، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۷ھ، ۴/ ۲۴۹؛ ابراہیم مصطفیٰ، احمد الزیات، حامد عبدالقادر، محمد النجار، المعجم الوسیط، دار الدعوۃ، س۔ن، ۱/ ۴۶۱
۴۱. فتح المُلہم، ۲/ ۵۴۹
۴۲. فتح المُلہم، ۳/ ۲۲۷
۴۳. فتح المُلہم، ۳/ ۶۱۷
۴۴. فتح المُلہم، ۲/ ۵۲۶
۴۵. ایضاً
۴۶. فتح المُلہم، ۴/ ۴۱۶۔۴۱۷
۴۷. فتح المُلہم، ۴/ ۴۱۷
۴۸. فتح المُلہم، ۱/ ۵۲۳۔۵۲۷
۴۹. فتح المُلہم، ۱/ ۵۲۶
۵۰. فتح المُلہم، ۴/ ۶۵۰۔۶۵۱

۵۱. فتح الملہم، ۴/ ۶۵۱
۵۲. فتح الملہم، ۴/ ۶۵۱؛ النسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن، سنن النسائی، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۴۳۰ھ، کتاب قیام اللیل و تطوع النھار، باب: ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ۔۔۔، (۱۸۰۲)
۵۳. فتح الملہم، ۳/ ۱۳۰۔۱۳۱
۵۴. فتح الملہم، ۳/ ۱۳۱؛ تہذیب التہذیب، ۱۲/ ۴۹۸؛ الطبرانی، سلیمان بن اِحمد بن ایوب، المعجم الکبیر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۳۰ھ، ۲۵/ ۸۵
۵۵. فتح الملہم، ۱/ ۵۱۴۔۵۱۸
۵۶. فتح الملہم، ۱/ ۵۱۷
۵۷. فتح الملہم، ۵/ ۷۰۔۷۵
۵۸. فتح الملہم، ۵/ ۷۰
۵۹. فتح الملہم، ۲/ ۵۱۲
۶۰. امثلہ کے لیے دیکھیے، فتح الملہم، ۳/ ۱۳۲۔۱۳۳، ۵/ ۶۳۵
۶۱. نظائر کے لیے دیکھیں، فتح الملہم، ۳/ ۱۱۵۔۱۱۶، ۳/ ۱۲۱، ۳/ ۱۵۸، ۳/ ۲۵۳، ۵/ ۶۳۵
۶۲. فتح الملہم، ۳/ ۲۱۵
۶۳. فتح الملہم، ایضاً؛ صحیح مسلم بشرح النووی، کتاب الحیض، باب: الوضوء مما مست النار، ۴/ ۴۴
۶۴. فتح الملہم، ۵/ ۱۹۱۔۱۹۲
۶۵. فتح الملہم، ۵/ ۱۹۳
۶۶. فتح الملہم، ۴/ ۱۱۔۱۲
۶۷. فتح الملہم، ۴/ ۱۲؛ مزید دیکھئے، فتح الملہم، ۳/ ۱۵۔۱۶، ۴/ ۴۳۶۔۴۳۷
۶۸. فتح الملہم، ۳/ ۳۰۴۔۳۰۵
۶۹. امثلہ کے لیے دیکھئے، فتح الملہم، ۱/ ۴۷۸، ۵۱۷، ۵۳۲، ۵۴۷، ۵۸۷، ۶۲۳، ۶۲۹، ۲/ ۱۷۰، ۱۷۶، ۳۱۵، ۳۴۷، ۴۵۴، ۵۰۲، ۵۳۶، ۳/ ۴۰۵، ۴۴۳، ۶۷۶، ۴/ ۲۴۰، ۲۹۸، ۳۱۵، ۳۵۹، ۴۹۶۔۴۹۷، ۴۹۹، ۵۲۳، ۵۳۷، ۶۲۷، ۶۶۲، ۵/ ۳۵۰، ۴۳۴، ۵۴۰
۷۰. فتح الملہم، ۱/ ۵۶۸
۷۱. فتح الملہم، ۱/ ۶۱۴
۷۲. فتح الملہم، ۱/ ۵۴۳
۷۳. فتح الملہم، ۱/ ۵۶۶
۷۴. فتح الملہم، ۱/ ۴۷۹
۷۵. فتح الملہم، ۱/ ۶۴۴، ۲/ ۱۷۲۔۱۷۳، ۳۳۶، ۳/ ۴۶۴، ۴/ ۴۴، ۳۶۹، ۴۳۲، ۴۴۶